نوید اقبال۔ خانیوال

نصائح حضرت لقمان علیہ السلام

دنیا میں واحد شخص ہیں جنہیں اعلیٰ درجے کی حکمت و دانائی ودیعت ہوئی۔

حضرت لقمان چمنستان حکمت کے ایک سدا بہار گل سرسبز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو فصل دانش میں ثمربار غنچے کی مانند جگمگاتا ہے اور میکدہ ادراک میں ایک شگوفہ بے خزاں کی مثل مسکراتا ہے۔ حضرت لقمان حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں حبش میں پیدا ہوئے۔ حسب دستور غلام اور سیاہ رنگ کے تھے۔ بعض کے مطابق آپ پیغمبر تھے کہ قرآن میں ان کو اتنی ہی جگہ ملی ہے جتنی پیغمبروں کو ملتی ہے۔ جبکہ دیگر کے مطابق پیغمبر نہ تھے بلکہ نیک انسان تھے۔ (جامع البیان)

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے فیصلہ کن انداز میں لکھا ہے کہ وہ پیغمبر نہ تھے۔ (تفسیر عثمانی)

دنیا میں واحد شخصیت ہیں جنہیں اعلیٰ درجے کی حکمت و دانائی ودیعت ہوئی ہے۔ جس کی شہادت قرآن ان الفاظ میں دیتا ہے۔

ولقد آتینا لقمن الحکمة۔

ترجمہ:۔ اور البتہ تحقیق ہم نے لقمان کو حکمت و دانش دی۔

انہوں نے فرد و نطق کے وسیلے سے وہ انکشافات کیے ہیں جو ایجاد اختراع کے باب میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی دائمی اور ابدی نصیحتیں نسل انسانی میں انکی آفرینش سے معروف ہیں۔ تاہم قران حکیم میں ان کے وصایا کے ذکر کی علت یہ ممکن ہے کہ شرک کی قباحت جس طرح فطرت آدمیت کی شہادت سے بارز اور وحی آسمانی آفاقی سے عیاں ہے ویسے ہی عقل حقیقی اور فطری خداداد فہم بھی اسی نظریہ کا قائل ہے۔ صاحب حواشی آپ کی حکمتی عظمتوں کے یوں معترف نظر آتے ہیں۔

آپ کی ذات سمجھ کی مصدر نطق کی ارتکاز' کلام کی ایجاز اور اقوال کی صبیح و فخزن آفاق کی رازداں' لسانی اسرار و رموز کی پیکر اور پیغمبرانہ نصائح کی روح تھی۔

آپ کی ذات سمجھ کی مصدر' نطق کی ارتکاز' کلام کی ایجاز' آفاق کی رازداری' لسانی اسرار ورموز کی پیکر اور پیغمبرانہ نصائح کی روح تھی۔

خدا نے دین کی سمجھ عطا کی تھی۔

(واضح ہے کہ شرک کا انکار اور توحید کا اقرار آپ کی آفرینش کے اجزائے ملزوم تھے اور اعضائے لاینفک) بنیادی نکتہ یہ ہے کہ کسی کا حق دوسرے کو نہیں دیا جاسکتا۔ چنانچہ خدا کا حق واحدانیت اور یکتائی مخلوق کی دسترس سے بالاتر ہے۔ امام مالک کی روایت کے مطابق۔

بلغنی انه قیل للقمن الحکیم ما بلغ بک ما نری الفضل قال صدق الحدیث واداء الامانة مال یعنینی۔

ترجمہ:۔ پوچھا گیا یہ مرتبہ آپ کو کیونکر ملا؟ ارشاد فرمایا سچائی کو اپنانے 'امانت داری کو شعار بنانے اور لایعنی باتوں سے بچنے کے عوض۔

وصایا لقمٰن کے ضمن میں بلاخوف تردید یہ کہا جاسکتا ہے کہ وصایا لقمٰن ایک انتہائی وسیع مضمون ہے۔ اس کے لئے کتب کی پوری سیریز درکار ہوگی اور وقت آگیا ہے کہ اب ان حقیقی تحائف عقلی سے استفادہ کر کے نظام حقیقی کی طرف پیش رفت میں مدد و اعانت حاصل کی جائے۔

ان وصایا کا ثبوت اور یقینی ہے جو اپنے بیٹے کو کرتے ہیں لیکن دراصل نسل انسانی کو یہ سپرداری ہے اور پوری بنی نوع انسانی اس کی وارث ہے۔

(۱) یبنی لا تشرک باالله ان الشرک لظلم عظیم۔ (سورۃ لقمان)

حضرت لقمانؑ کو یہ مرتبہ سچائی کو اپنانے امانت داری کو شعار بنانے اور لا یعنی باتوں سے بچنے کے عوض ملا۔

ترجمہ:- شرک سے پرہیز کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ ظلم عظیم ہے۔ یہ حکمت لقمان کی معراج ہے۔

(۲) انہا ان تک مثقال حبة من خردل فتکن فی صخرة اوفی السموات اوفی الارض یات بہا اللہ ان اللہ لطیف خبیر۔ (سورة لقمان)

ترجمہ:- اگر رائی کے برابر عمل پتھر کے نیچے دبا ہوا خدا لے کر آئے گا۔ نکتہ یہ ہے کہ خدا باریک بین ہے وہ خبیر ہے تو ہم سب سے باخبر ہے۔

۳۔ ابو سعید خدریؓ کا قول ہے کہ کوئی پتھر میں عمل کرے تو روز قیامت حاضر ہوگا۔ یعنی تائید براہ تاریخ اسکی مصدق ہے۔

(۳) اقم الصلوة وامر باالمعروف و انه عن المنکر واصبر علیٰ ما اصابک ان ذالک لمن عزم الامور۔ (لقمان)

مذہب کے بنیادی نکات جو آگے چل کر اسلام کے اراکین ٹھہرے اور اساس قرار پائے۔ صبر کو اسلام میں خصوصی اہمیت ہے۔

زیر نظر عبارت میں آپ کے مطابق اس کو اعلیٰ ترین امر کہا گیا اور قرآن نے "ثم استقاموا" سے اس پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ یہاں ادراک کی رسائی فہم کی پہنچ اور بصیرت کی پختگی مترشح ہے۔

(۴) ولا تصعر خدك للناس ولا تمشی فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔ (لقمان)

دو چیزوں کا بیان ہے۔ (۱) لوگوں سے بے رخی مت کرو۔ (۲) اترا کر نہ چلو۔ غرور اور فخر' نازو مباہات یعنی فخر تعلق مخلوق خدا سے ظلم اور بے پروائی سے خاص تعلق ہے اور نفی کی علت یہ کہ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔

یہی چیز اسلام کے عقائد و نظریات کی ترجمان اور مقالہ اسلام کا جلی عنوان ہے۔ اخلاق کا بیان، متضمن ہے۔ اسی کی تصدیق والا جاہ عرب و عجمؐ نے یوں فرمائی کہ فخر یہ ہے کہ تو حق سے منہ پھیر لے اور لوگوں کو حقیر جانے۔ پھر حدیث کے مطابق روز قیامت حضور اکرمؐ سے قریب عاجز و منکسر ہوں گے کہ بڑائی خدا کو روا ہے۔

(۵) واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ (۱۰)

تواضع' متانت اور میانہ روی' نرم گفتاری فلاح کے ضامن ہیں۔ اونچی آواز نکالنا گدھے کا کام ہے۔ حالانکہ یہ کرخت اور ترش تلخ ہوتی ہے۔ (حدیث نے اسکی تائید یوں کی ہے کہ گدھے کی آواز جہنم کی آواز سے مشابہ ہے) چال میں وقار' گفتگو میں قرار' اشرف المخلوقات کا خاصہ اور انسانیت کا اثاثہ اور تمکنت کا خلاصہ ہے۔

علاوہ ازیں بعض دیگر کتب میں اقوال و روایات کی زبان سے آپ کے کچھ دیگر وصایا کے وجود کا ثبوت ملتا ہے جو قطعی تو نہیں تاہم ملکیت آفاق کا بیش قیمت سرمایہ ہے۔

(۱) قاسم بن مخمیرہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ "لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی کہ اے بیٹے! تقنع سے بچ! اس لئے کہ تقنع سے رات میں ٹھوکر کھا کر گر جانے کا ڈر ہے۔ تقنع سر کے اوپر اس طرح چادر لپیٹنے کو کہتے ہیں کہ گھونگٹ کی طرح ہو جائے۔ (ابن کثیر)

(۲) علم اور حکمت نے فقراء اور مساکین کو ملوک اور سلاطین کی جگہ بٹھا دیا۔ (ابن کثیر)

(۳) عونؒ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ جب تم کسی مجلس میں جاؤ تو ان پر سلام کا تیر چلاؤ! یعنی ان پر سلام کرو! پھر ایک کونے میں بیٹھ جاؤ! اور خاموش دیکھتا رہ۔ جب وہ بولیں۔ ذکر الٰہی کی باتیں شروع کی جائیں تو تو بھی اس میں حصہ لے اور اگر ادھر ادھر کی باتیں کریں تو وہاں سے اٹھ کر کہیں اور چلا جا۔ (ابن کثیر)

(۴) جنازوں پر حاضر ہوا کر اور شادی کی محافل میں مت جایا کر۔ کیونکہ جنازے تجھے آخرت یاد دلائیں گے اور شادی کی محافل تجھے دنیا یاد دلائیں گی کہ دنیا ایسی ہوتی ہے۔

جنازوں پر حاضر ہوا کر اور شادی کی محافل میں مت جایا کر کیونکہ جنازے تجھے آخرت یاد دلائیں گے اور شادی کی محافل تجھے دنیا یاد دلائیں گے۔ نصیحت لقمانؑ

(بیضاوی ۳/۲۵۵)

(۵) اللہ سے ڈرتا رہ اور تقویٰ کو لازم پکڑ! مگر اس طرح رہ کہ لوگوں پر تیرا تقویٰ ظاہر نہ ہو اور لوگ یہ سمجھ کر تیرا اکرام و احترام نہ کریں کہ یہ اللہ سے ڈرتا ہے۔ حالانکہ اندر سے تیرا دل بدکار ہو۔ (بیضاوی ۳/۲۵۶)

(۶) توبہ میں تاخیر نہ کر کیونکہ موت اچانک آتی ہے۔ جاہل مرد سے دوستی کرنے کی طرف راغب نہ ہو۔ دیکھنے والا سمجھے گا کہ یہ بھی اسی عمل سے راضی ہے۔ (بیضاوی ۳/۲۵۶)

(۷) خاموشی کو لازم پکڑ! خاموشی پر تجھے کبھی ندامت نہ ہوگی۔ کیونکہ اگر تیرا کلام چاندی کا ہے تو تیری خاموشی سونا ہے۔ شر سے علیحدہ رہ۔ ایک شر دوسرے کا جانشین ہوتا ہے۔ (بیضاوی ۳/۲۵۶)

(۸) علماء کی مجالس میں جایا کر اور حکماء کا کلام سنا کر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نور حکمت سے مردہ دل زندہ کر دیتا ہے۔ جیسا کہ مردہ زمین کو بارش زندہ کر دیتی ہے اور جو جھوٹ بولتا ہے اسکے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے۔ اور بدخلق آدمی کو بہت غم لاحق رہتا ہے اور بہ نسبت نادان اور بے عقل کے سمجھانے کے بھاری پتھروں کا اپنی جگہ سے لانا آسان ہے۔ (ایضاً)

(۹) یہ دنیا ایک گہرا دریا ہے۔ جس میں بہت سے لوگ غرق ہو جاتے ہیں۔ اگر تو نجات چاہتا ہے تو پرہیزگاری کو اس میں کشتی بنا اور اسے ایمان کے سامان سے بھر دے اور توکل کو اس کا لنگر بنا دے تو امید ہے کہ تو ڈوبنے سے بچ جائے گا۔ (ایضاً)

(۱۰) کسی سے دوستی کرنا چاہو تو پہلے غصے کی حالت میں اس کا امتحان لو۔ اگر غصے میں انصاف کرے تو بہتر ورنہ اس سے پرہیز کر۔ (ایضاً)

(۱۱) تو دنیا میں اترا تو تیری پشت دنیا اور منہ آخرت کی طرف ہے۔ جس گھر کی طرف تو جا رہا ہے وہ اس گھر سے کہیں زیادہ قریب ہے جس کی طرف تو جا رہا ہے۔ (ایضاً)

(۱۲) اللہ سے امید لگائے رکھ مگر ایسی نہیں جو تجھے گناہوں پر جری بنا دے اللہ سے ڈرتا رہ مگر خوف ایسا نہ ہو جو تجھے رحمت خداوندی سے مایوس کر دے۔ (ایضاً)

(۱۳) جب بھی تم سے کوئی گناہ ہو جائے تو صدقہ دیا کر۔ (کیمیاء سعادت)

(۱۴) دنیا کو آخرت کے عوض فروخت کر اس سے دونوں جگہ فائدہ ہوگا۔ آخرت کو دنیا کے بدلے فروخت کرے گا تو دونوں طرف خسارہ ہوگا۔ (ایضاً)

(۱۵) آپ کی انگشتری پر یہ کندہ تھا کہ کسی کی ظاہری برائی پر پردہ ڈالنا اس کے لئے ایسی برائی پر ذلیل کرنے سے بہتر ہے (بدرجہا) جو محض شک و گمان کی پیداوار ہو۔ (ایضاً)

(۱۶) مال صحت سے بہتر نہیں اور طیب نفس سے اچھی کوئی نعمت نہیں۔ (خازن)

(۱۷) شدت غضب سے پرہیز کرنا۔ یہ دل کو خراب کر دیتا ہے۔ حکیم کے دل کا نور مٹ جاتا ہے۔ (سراج منیر)

(۱۸) پوچھا گیا کہ کون بدترین ہے؟ کہا جو یہ پرواہ نہ کرے کہ لوگ اسے بدی پر دیکھیں۔ (خازن)

(۱۹) خاموشی حکمت ہے۔ (العارفین)

(۲۰) ان لوگوں میں سے مت ہو جو اپنی تعریف کے طلبگار رہتے ہیں۔ (سراج منیر)

(۲۱) تیرا کھانا صرف متقی کھائیں۔ علم حاصل کر تو عمل کرنے کی پوری کوشش کر۔ (بیضاوی ۳/۲۵۶)

خاموشی کو لازم پکڑ خاموشی پر تجھے کبھی ندامت نہ ہوگی۔ کیونکہ اگر تیرا کلام
چاندی کا ہے تو تیری خاموشی سونا ہے۔ شر سے علیحدہ رہ۔ ایک شر دوسرے
کا جانشین ہوتا ہے۔ نصیحت حضرت لقمان

(۲۲) ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں علم والے بردبار کی آنکھ ٹھنڈی نہ ہوگی۔ (ایضاً)

(۲۳) اللہ کے تقویٰ کو تجارت بناؤ تو بغیر سرمائے کے نفع حاصل ہوگا۔ (بیضاوی ۳/۲۵۵) مرغ کو دیکھ کہ صبح کو اذان دیتا ہے اور تو سو رہا ہے پس مرغ سے بڑھ کر عاجز نہ بن۔ (ایضاً)

(۲۴) جاہل کو ایلچی بنا کر نہ بھیج اور اگر کوئی دانا میسر نہ آئے تو خود چلا جا! (بیضاوی ۳/۲۵۶)

(۲۵) پیٹ بھر کر نہ کھا اس سے کتوں کے آگے ڈال دینا بہتر ہے۔

(۲۶) رب اغفرلی کثرت سے پڑھا کر۔ کچھ اوقات ایسے ہوتے ہیں جو مانگو مل جاتا ہے۔ (ایضاً)

(۲۷) اتنے میٹھے نہ بنو کہ لوگ نگل جائیں نہ اتنے کڑوے کہ لوگ تھوک دیں۔ (فصائل صدقات)

لقمان حکیم اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کرتے ہیں وہ در حقیقت تمام دنیا کے لئے ہوتی ہیں ان سے بڑھ کر حکیم آج تک خورشید و قمر نے ارض و فلک نے شجر و حجر نے نہیں دیکھا۔ اگر حکمت و دانش کے ان عطر بیز پاروں کو اور لعل و گہر کو دامن و کف میں بھر لیا جائے تو یقیناً زندگی میں عظمت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔